OPEN ACCESS

Al-Qālam القلم

P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077

Volume 30, Issue, 1, 2025

http://alqalamjournalpu.com/

مفہوم مخالف کی بنیاد پر احکامِ طلاق کے استدلالاتِ قرآنی

Quranic arguments for divorce rulings based on contradictory meanings

Dr.Usman Ghani

Religious officer, DHA,Lahore.

KEYWORDS:
Ijtihad and inference, sources,reasoning, opposing concepts, divorce rulings

Date of Publication:
30-06-2025

Abstract

This article examines Mafhoom Mukhalif argument from the contrary meaning as a secondary but significant source of Islamic legal reasoning, especially in the context of divorce-related rulings in Surah Al-Baqarah. It outlines the principle's definition, legitimacy, and types—such as Mafhoom Ghayah, Shart, Hasr, and Sifah—and presents the scholarly debate on its authority, with most jurists affirming its validity, while some, notably the Hanafi school, reject it in divine speech. The article demonstrates how several divorce rulings—like waiting period 'iddah , Ila', Khul', Mut'ah, and post-divorce reconciliation—are derived using Mafhoom Mukhalif. These examples highlight the method's value in uncovering nuanced meanings not explicitly stated in the text. The study reinforces the role of Mafhoom Mukhalif in understanding Qur'anic legislation and showcases its significance in the broader methodology of interpreting the Qur'an through the Qur'an Tafsir al-Qur'an bil-Qur'an .

CC BY NC ND

اجتہاد و استنباط کے ذیلی وتبعی مصادرِ استدلال میں مفہوم مخالف بھی ایک مصدرِ استدلال ہے، جس کی متعدد و متنوع اقسام ہیں۔ معروف و مشہور مقولہ ہے "هذه المسئلة اصل عظيم فى الفقه"[1] مفہوم مخالف فقہ کا بہت بڑا اصول ہے۔ فقہاء کی اکثریت اس کی حجیت و مصدریت کی قائل ہے، بعض اہل علم جن میں اکثر احناف شامل ہیں کلام شارع میں اس کی عدم حجیت کا قول اختیار کیا ہے۔ عائلی و ازدواجی زندگی سے متعلق احکام و مسائل کو قرآن کریم میں متعدد مقامات پر موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ بالخصوص مسائل طلاق کو متعدد سورتوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ سورۃ بقرۃ کی آیات کے ضمن میں طلاق سے متعلق وہ احکامات بھی ہیں جن کا استنباط مفہوم مخالف کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل میں خاص طور پر انہی احکامات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، جس سے اس مصدر کی اہمیت و افادیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ "احکام طلاق" کو اصل دلیل کی بنیاد پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے، نیز تفسیر القرآن بالقرآن کی ایک نئی جہت بھی سامنے آتی ہے۔

ا۔ مفہوم مخالف کی تاصیل و تعارف:

مفہوم اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس کا مادہ اصلی فاء، ہاء اور میم ہے، یہ ادراک، علم اور بصیرت کا معنی دیتا ہے،[2] ہر وہ معنی جس کی لفظوں میں صراحت نہ ہو مفہوم کہلاتا ہے[3]۔ خالف خلف سے مشتق اور قدام کی نقیض ہے۔ مخالفت اور مضادۃ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔[4] اہل اصول کے نزدیک مفہوم مخالف کی حقیقت "منطوق حکم کی نقیض کو مسکوت یعنی غیر مذکور کے لئے ثابت کرنا" ہے۔ اہل علم نے اس کو متعدد ناموں سے ذکر کیا ہے، جیسے دلیل الخطاب، تخصیص الشیء بالذکر، لحن الخطاب، مفہوم الخطاب، فحوی الخطاب، تنبیہ الخطاب[5]

۲۔ مفہوم مخالف کی حجیت و اقسام:

مفہوم مخالف سے استنباط کی صورت میں معنویتِ نص کی غیر مذکور جہت سامنے آتی ہے خواہ اس کا تعلق نص شرعی سے ہو یا نص غیر شرعی جیسے عبارات الناس، مقدمات اور تالیفات و تصنیفات سے ہو۔ جمہور کے نزدیک مفہوم مخالف مطلقاً حجت ہے۔ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ مفہوم مخالف صرف نص شرعی میں معتبر ہوتا ہے اس لئے کہ نص شرعی خواہ قرآن کریم کی صورت میں ہو یا قول رسول ﷺ ہو میں کسی بھی قسم کے ذہول یا غلطی کا امکان ممکن ہی نہیں جب کہ نص غیر شرعی کا صدور انسان سے ہوتا ہے جس میں غلطی اور

کمی کوتاہی کے رہ جانے کا قوی خدشہ ہوتا ہے۔ اکثر احناف نص شرعی میں عدم حجیت کے قائل ہیں، راجح قول جمہور اہل علم کا ہے۔ چند اہل علم کے اقوال درج ذیل ہیں۔ علامہ جیزانی رحمہ اللہ6 فرماتے ہیں:

لا فرق بين دلالة المفهوم فی كلام الشارع وكلام الناس،اذهو من دلالات الالفاظ7

مفہوم مخالف کا نصوص شرعیہ اور کلام الناس میں ایک ہی حکم ہے اس لئے کہ اس کا تعلق لفظ کی دلالت سے ہے۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ8 فرماتے ہیں:

ومما يقضی العجب ظن بعض الناس ان دلالة المفهوم حجة فی كلام الشارع دون كلام الناس بمنزلة القياس وهذا خلاف اجماع الناس اما قائل بان المفهوم من جملة دلالات الفاظ او قائل انه ليس من جملتها اما هذا التفصيل فمحدث۔9

اس کا حاصل یہ ہے کہ لوگوں کی یہ بات قابل تعجب ہے کہ مفہوم کلام شارع میں حجت ہے اور کلام الناس میں حجت نہیں ہے، یہ اجماع کے خلاف ہے، یوں تو کہا جا سکتا ہے کہ مفہوم کا تعلق دلالات الالفاظ سے ہے یا نہیں، البتہ تفریق کا قول نئی ایجاد ہے۔ علامہ ابن بدران فرماتے ہیں:

الضابط فی باب المفهوم انه متی افا دظنا عرف من تصرف الشارع الالتفات الی مثله خاليا عن معارض كا ن حجة يجب العمل به والظنون المستفادة من دليل الخطاب متفاوتة بتفاوت مراتبه ومن تدرب بالنظر فی اللغة وعرف مواقع الالفاظ ومقاصد المتكلمين سهل عنده ادراک ذلک التفاوت والفرق بين تلک المراتب،

نصوص شرعیہ میں مفہوم کے باب میں استنباط مسائل کے حوالے سے یہ اصول ہے کہ جب مفہوم سے کوئی حکم معلوم ہو اور

کسی دوسری نص سے اس کا تعارض نہ ہو تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ مفہوم کی قسموں کے متعدد ہونے کی وجہ سے مفہوم سے معلوم ہونے والا حکم بھی مختلف درجات پر مشتمل ہوتا ہے، اس فرق کو سمجھنا اس شخص کے لئے آسان ہے جو لغتِ عرب میں ماہر ہو، الفاظ کے صحیح استعمال سے آشنا ہو اور کلام کی پیچیدگیوں کو سمجھنے والا ہے۔10

مفہوم مخالف کی اقسام:

مفہوم مخالف کی متعدد اقسام ہیں، جن میں معروف و متداول درج ذیل ہیں۔

ا۔ مفہوم غایت کا تعارف:

غایت کا لغوی معنی مدی الشیء یعنی کسی چیز کی انتہاء ہوتا ہے، اس کی اصل ہے الغییۃ یاء کو الف سے بدل کر غایۃ استعمال کیا جاتا ہے11اور اصطلاحی معنی ہے:نهاية الشيء المقتضية لثبوت الحكم قبلها وانتفاءه بعدها۔یعنی12 کسی بھی چیز کی انتہاء جو اس کا تقاضا کرے کہ حکم اس سے پہلے تک ثابت ہے اور اس کے بعد والوں کے لئے منتفی ہے۔ مفہوم غایت سے مراد ہے:مايفهم من مد الحكم الى غاية باحدى ادوات الغاية و هى الى،حتى،و اللام۔ حروف غایت الی، حتیٍ اور لام میں سے کسی ایک کے ساتھ حکم کو غایت تک پہچانا مفہوم غایت کہلاتا ہے۔

۲۔ مفہوم حصر کا تعارف و تفہیم:

حصر کا لغوی مطلب تنگ کرنا یا کسی چیز کو گھیرنا ہے،13جب کہ مفہوم حصر کی اصطلاحی تفہیم:هو اثبات نقيض حكم المنطوق للمسكوت عنه بصيغة انما ونحوها ويكون نفى الحكم عن تلك الصفة موجبا لاثباته عند عدمها۔14انما اور دوسرے کلمات حصر کے ساتھ منطوق کی نقیض کو مسکوت کے لئے ثابت کرنے کا نام مفہوم حصر ہے، اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:مَايُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا15۔ اللہ کی آیات میں جھگڑا نہیں کرتے مگر وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔ اس کی تفسیر میں ہے "ان

الذین آمنوا لا یجادلون فی آیات اللہ کذلک امر معلوم مقرر فیجوز ان یجعل المراد بالذین کفروا نفس المجادلین فی آیات اللہ'16 بے شک مفہوم حصر یہ ہے کہ ایمان والے اللہ تعالی کی آیات میں جھگڑا نہیں کرتے، اور یہ ثابت شدہ اور پختہ بات ہے، لہذا آیت مبارکہ کا معنی ہے کہ "مجادلین فی آیات اللہ" کفار ہیں۔

۳۔ مفہوم صفت کا تعارف و تفہیم:

صفت کو وصف اور صفۃ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔17 اس کا مطلب ہے: ھی الاسم الدال علی بعض احوال الذات وھی الامارۃ اللازمۃ بذات الموصوف18 صفت سے مراد وہ اسم ہے جو کسی ذات کی حالت کو بیان کرتا ہو، وصف کسی بھی ذات کی لازمی نشانی کا نام ہے، جب کہ مفہوم وصف سے مراد: وھو ان یکون اللفظ عام مقترنا بصفۃ خاصۃ 19 لفظ کا عام ہونا اور صفت خاص کے ساتھ ملا ہونا ہے، اس کی مثال ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ 20۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت سے گمان سے بچو، یقینا بعض گمان گناہ ہیں21۔ اس کا مطلب ہے کہ بعض گناہ ایسے بھی ہیں جو گناہ کے زمرے میں نہیں آتے اور ایسے گمان سے اجتناب کے ہم مکلف نہیں ہیں، لفظ کثیرا وصف ہے اس کا مفہوم مخالف ہے کہ اکثر گمان درست ہوتے ہیں۔

۴۔ مفہوم شرط کا تعارف و تفہیم:

شرط کا لغوی معنی22: وھو اللفظ الذی دخلت علیه اداۃ الشرط۔ وہ لفظ جس پر حرف شرط داخل ہوتا ہے، اصطلاحی معنی ہے: ھو الذی یتوقف علیه تاثیر المؤثر لا وجود المؤثر23 جس پر مؤثر کا اثر موقوف ہوتا ہے، اس کی مثال ہے۔ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ24۔ پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہنچنے لگیں تو انھیں اچھے طریقے سے روک لو، یا اچھے طریقے سے ان سے جدا ہو جاؤ۔25 اس جملے کا مفہوم شرط فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دوران عدت نکاح کرنا، نکاح کا پیغام دینا یا زیب وزینت اختیار کرنا منع ہے اور دوران عدت نکاح کی عدم مشروعیت پر اجماع ہے۔

۵۔ مفہوم عدد کا تعارف و تفہیم:

عدد کا لغوی معنیٰ"هي الكمية المتالفة من الوحداتَ"وہ تعداد جو مختلف وحدات سے مرکب ہوتی ہے۔ مفہوم عدد سے مراد:هو تعليق الحكم بعدد مخصوص يدل على انتفاء الحكم فيماعدا ذلك العدد زائدا كان او ناقصًا۔ حکم کو مخصوص عدد کے ساتھ معلق کرنا جو اس عدد کے علاوہ میں حکم کے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے اس عدد سے کم میں ہو یا زیادہ میں۔ اس کی مثال اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ 26۔

جو زنا کرنے والی عورت ہے اور جو زنا کرنے والا مرد ہے، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔27

مائۃ قید ہے عقوبت کی جس میں نہ کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی اور اگلے جملے میں رافۃ کی نفی سے مراد بھی حد میں کمی زیادتی کی نفی کرنا ہی ہے۔

٦۔ مفہوم استثناء کا تعارف و تفہیم:

استثناء باب استفعال کا مصدر ہے۔28 مفہوم استثناء کا مطلب ہے"يدل على ثبوت ضد الحكم السابق للمستثنى منه للمستثنى فان كانت القضية السابقة نفياً كان المستثنى مثبتاً او اثباتاً كان منفيًا" حکم سابق کی ضد کو مستثنی کے لئے ثابت کرنے کا نام ہے، اگر پہلا جملہ نفی ہے تو مستثنی مثبت ہو گا، اگر پہلا مثبت ہے تو منفی ہو گا، اس کی مثال حق تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ۔29

یہ طلاق رجعی دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمھارے لیے حلال نہیں کہ اس میں سے جو تم نے انھیں دیا ہے کچھ بھی لو، مگر یہ کہ وہ دونوں ڈریں کہ وہ اللہ

کی حدیں قائم نہیں رکھیں گے۔ پھر اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی
حدیں قائم نہیں رکھیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو
عورت اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں دے دے

اس کی تفسیر میں ہے "کہ طلاق کی اجازت ہے جب زوجین حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں، إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ اس کا مفہوم استثناء ہے جب یہ خوف نہ ہو تو خلع کی اجازت نہیں ہے، اسی طرح اگلے جملے کا مفہوم ہے کہ خوف نہ ہونے کی صورت میں نکاح ختم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۳۔ مفہوم مخالف کی بنیاد پر احکام طلاق کے استدلالات:

ا۔ بیوی کے ساتھ ترک مجامعت کی قسم اٹھانا:

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيم۔ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ30۔

ان لوگوں کے لیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھا لیتے ہیں، چار مہینے انتظار کرنا ہے، پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے اور اگر طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں تو بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ کے منطوق سے ثابت ہونے والے احکام درج ذیل ہیں۔ ا۔ ایلاء کی مدت چار ماہ ہے۔ ۲۔ ایلاء باب افعال کا مصدر ہے، لغت میں قسم کھانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، بطور شرعی اصطلاح ایلاء کا تعارف ہے: هو ان يحلف الرجل ان لا يطاء زوجته اما مدةهى اكثر من اربعة اشهر۔ کوئی شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ چار ماہ یا اس سے زائد اپنی بیوی سے مجامعت نہیں کرے گا۔ ۳۔ چار ماہ کے بعد طلاق دے سکتا ہے۔

مفہوم مخالف کی بنیاد پر استدلالات:

ا۔بغیر قسم کے شرعی ایلاء نہیں ہو تا جیسے کوئی شخص بغیر قسم اٹھائے بیوی کے پاس جانے گریز کرتا ہو تو اسکو شرعی ایلاء نہیں کہا جائے گا۔یہ مفہوم وصف ہے۔31۔۲چار ماہ سے کم ایلاء نہیں ہو تا یہ مفہوم عدد ہے۔۳۔رجوع کے لئے ایفاء شرط ہے اور جدا کرنے کے لئے طلاق دینالازمی ہے۔یہ حکم مفہوم شرط کی بنیاد پر ہے۔۴۔ایلاء صرف بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے پ ہوتا ہے باندیوں کے ساتھ نہیں ایلاء نہیں ہو تا۔32۔۵"وان عزموا" کے مفہوم مخالف مفہوم شرط سے معلوم ہو تا ہے کہ چار ماہ کے بعد عزم یعنی طلاق نہ دینے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہو گی۔33امام رازی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں صحت اور عدم صحت ایلاء کا ایک اصول ذکر فرمایاہے

"كل زوج يتصور منه الوقاع وكان تصرفه معتبرا فى الشرع فانه يصح منه الايلاء وهذا القيدمعتبر طردا و عكسا اما الطرد فهو ان كل من كذلک صح ايلاؤه واما عكس هذه القضية وهو ان من لا يتصور منه الوقاع لايصح ايلاؤه"

اس کا حاصل یہ ہے کہ ایلاء صرف اس شخص کا معتبر ہے جو جماع کی قدرت رکھتاہو اور اس کا تصرف بھی معتبر ہو اور جو شخص مجامعت پر قادر نہ ہو اس کا ایلاء معتبر نہیں ہے۔یہ استدلال بمفہوم مخالف ہے جیسے وہ شخص جو مجبوب ہو اور جماع نہ کر سکتا ہو تو اس کا ایلاء معتبر نہیں ہے۔34

۲۔اجنبی عورت سے ایلاء کا حکم:

لفظ نساء سے معلوم ہو تا ہے کہ ایلاء صرف بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھانے کے ساتھ ہو تا ہے اجنبیہ سے نہیں یہ بھی استدلال بمفہوم مخالف ہے۔35

۳۔ مطلقہ غیر مدخولہ کے لئے متعہ کا حکم:

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔36

اور اگر تم انھیں اس سے پہلے طلاق دے دو کہ انھیں ہاتھ لگاؤ، اس حال میں کہ تم ان کے لیے کوئی مہر مقرر کر چکے ہو تو تم نے جو مہر مقرر کیا ہے اس کا نصف لازم ہے، مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں، یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور یہ بات کہ تم معاف کر دو تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، بے شک اللہ اس کو جو تم کر رہے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ کے منطوق سے درج ذیل امور معلوم ہوتے ہیں۔۱۔ نکاح کے بعد قبل الدخول طلاق دی جاسکتی ہے۔۲۔ قبل الدخول طلاق کی صورت میں نصف مہر لازم ہوگا بشرط کہ مہر نکاح کے وقت متعین کیا گیا ہو۔۳۔ میاں بیوی میں سے ہر ایک اپنا حصہ معاف بھی کر سکتا ہے۔

مفہوم مخالف کی بنیاد پر استدلالات:

مطلقات کی چار اقسام ہیں۔ مطلقہ مدخولہ مفروضہ، ۲۔ مطلقہ مدخولہ غیر مفروضہ، ۳۔ مطلقہ غیر مدخولہ مفروضہ، ۴۔ مطلقہ غیر مدخولہ غیر مفروضہ۔ اس آیت مبارکہ میں تین اور چار نمبر مطلقہ کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ مطلقہ غیر مدخولہ مفروضہ کا حکم منطوق آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حق صرف مہر مسمی کا نصف ہے اور متعہ کا اس کے حق میں شامل نہ ہونا مفہوم مخالف سے معلوم ہوتا ہے۔ اور مطلقہ غیر مدخولہ غیر مفروضہ کا حکم مفہوم حال سے ثابت ہوتا ہے۔ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً۔ یہ جملہ حال ہے اور اس کا مفہوم مخالف

حال ہے۔ مطلقہ غیر مدخولہ غیر مفروضہ کا مہر اس سے مختلف ہے جس کا حکم متعہ کا ہے جو دوسری آیت میں ہے 37۔

۴۔ مطلقہ قبل الدخول وبعد الدخول کے لئے مہر کا حکم:

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ۔38

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو، جب تک تم نے انھیں ہاتھ نہ لگایا ہو، یا ان کے لیے کوئی مہر مقرر نہ کیا ہو اور انھیں سامان دو، وسعت والے پر اس کی طاقت کے مطابق اور تنگی والے پر اس کی طاقت کے مطابق ہے، سامان معروف طریقے کے مطابق دینا ہے، نیکی کرنے والوں پر یہ حق ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے منطوق سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔۱۔ قبل الدخول طلاق دی جا سکتی ہے۔ ۲۔ مرد اپنی طاقت وحیثیت کے مطابق عورت کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

مفہوم مخالف کی بنیاد پر استدلال:

اس کے مفہوم مخالف سے چند احکام ثابت ہوتے ہیں ۔۱۔مطلقہ بعد الدخول کے لئے مہر ہے۔ ۲۔مطلقہ قبل الدخول کے لئے نصف مہر ہے بشرط کہ مہر مقرر کیا گیا ہو۔ ۳۔مطلقہ قبل الدخول کو خاص طور پر متعہ دیا جائے گا بشرط کہ مہر بھی مقرر نہ ہو۔

۶۔ مطلقہ خاتون کی عدت:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا

إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ-39

اور وہ عورتیں جنھیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں اور ان کے لیے حلال نہیں کہ وہ چیز چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کی ہے، اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوند اس مدت میں انھیں واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں، اگر وہ معاملہ درست کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اور معروف کے مطابق ان عورتوں کے لیے اسی طرح حق ہے جیسے ان کے اوپر حق ہے اور مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔

اس آیت مبارکہ کے منطوق سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقہ مدخول بھا کی عدت تین قروء ہے۔عدت گزرنے کے بعد جہاں چاہے وہ نکاح کر سکتی ہے۔ البتہ باندی کی عدت دو قروء ہے۔

مفہوم مخالف کی بنیاد پر استدلال:

اس آیت مبارکہ کے مفہوم مخالف سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقہ عورت کے لئے رحم کی معلومات کو چھپانا حلال ہے بشرط کہ وہ مؤمنہ نہ ہو، یہ حکم مفہوم شرط سے ثابت ہورہا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے اس لئے کہ یہ قید یا شرط غیر مقصود ہے جو معتبر نہیں ہے۔

۷۔بیوی کو معروف طریقے کے مطابق نکاح میں رکھنا:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا40۔۔۔عورتوں کو تکلیف کے طور پر مت روکو تاکہ تم ان پر زیادتی کرو، اس کا منطوق حکم ہے کہ عورتوں کو تکلیف دینے کے ساتھ نکاح میں رکھنا ناجائز ہے۔

مفہوم مخالف کی بنیاد پر مستدل:

اس کا مفہوم مخالف ہے کہ معروف طریقے کے مطابق بغیر تکلیف دئے عورت کو نکاح میں رکھنا۔41یہ حکم اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والے جملے میں صراحتاً بھی ذکر فرمایا ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:فامسکوھن بمعروف۔42عورتوں کے معروف طریقے سے اپنے عقد میں رکھو، معلوم ہوا کہ مفہوم مخالف معتبر ہے۔43

۸۔ دوران عدت نکاح یا پیغام نکاح کا حکم:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔44

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کر لیں، جب وہ آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہو جائیں۔ یہ بات ہے جس کی نصیحت تم میں سے اس کو کی جاتی ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمھارے لیے زیادہ ستھرا اور زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مفہوم مخالف کی بنیاد پر استدلال:

اس آیت مبارکہ کے مفہوم مخالف سے چند احکام معلوم ہوتے ہیں۔ ا۔ اس جملے کا مفہوم شرط فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دوران عدت نکاح کرنا، نکاح کا پیغام دینا یا زیب وزینت اختیار کرنا منع ہے اور دوران عدت نکاح کی عدم مشروعیت پر اجماع ہے۔ ۲۔ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ۔اس جملے میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو رکاوٹ نہ بننے کا حکم دیا ہے جب عورت پہلے خاوند کی طرف بذریعہ نکاح جانا

چاہے، اس کا مفہوم مخالف ہے کہ بالغہ خاتون کے اولیاء کو ولایت حاصل ہے، عورت نکاح کرنے میں آزاد نہیں ہے۔ بلکہ اولیاء کی رضامندی شرط ہے تب ہی تو اللہ تعالی نے ولیوں کو اپنا حق ولایت غلط طریقے سے استعمال کرنے سے روکا ہے۔۳۔ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ۔ لفظ معروف کا مطلب ہے کہ عورت کفو میں نکاح کرے۔ اس کا مفہوم مخالف اس پر دلالت کرتا ہے کہ غیر کفو میں نکاح کرنے کی صورت میں اولیاء کو اعتراض کا حق حاصل ہو گا۔

۹۔ مجبوری میں نکاح کو ختم کرنا:

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ۔45

یہ طلاق رجعی دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمھارے لیے حلال نہیں کہ اس میں سے جو تم نے انھیں دیا ہے کچھ بھی لو، مگر یہ کہ وہ دونوں ڈریں کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھیں گے۔ پھر اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو عورت اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں دے دے۔

اس کی تفسیر

"فان ا لله اكد هذا الحكم اذ قال: إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ۔لان مفهوم الاستثناء قريب من الصريح فى انهما ان لم يخافا ذلک لايحل الخلع واكده بقوله: اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ۔فان مفهومه انهما ان لم يخافاذلک ثبت الجناح ثم اكد ذلک كله بالنهى۔"46ہے کہ طلاق کی اجازت

ہے جب زوجین حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں، إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ

اس کا مفہوم استثناء ہے جب یہ خوف نہ ہو تو خلع کی اجازت نہیں ہے۔اسی طرح اگلے جملے کا مفہوم ہے کہ خوف نہ ہونے کی صورت میں نکاح ختم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۰۔انقطاعِ حیض کے بعد مجامعت کا حکم:

وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ47۔

سو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جائو، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر جب وہ غسل کر لیں تو ان کے پاس آئو جہاں سے تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے۔

مفہوم مخالف کی بنیاد پر استدلال:

پہلے جملے کے مفہوم غایت سے معلوم ہوتا ہے کہ طہارت شرعیہ حاصل کرنے کے بعد جماع ہو سکتاہے اور آئندہ آنے والے جملے کے مفہوم شرط سے سمجھ آتا ہے کہ جب تک طہارت شرعیہ کا حصول نہ ہو جماع جائز نہیں ہے۔اس مسئلے کے استنباط میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ جیسے کہ دوسرے ائمہ سے منقول ہے یعنی قرات کو تشدید پر محمول کرنا یا تخفیف پر اور پھر مسئلہ کا استنباط کرنا۔

۱۱۔مطلقہ ثلاث کے لئے زوج اول کے ساتھ نکاح کا حکم:

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ 48۔

پھر اگر وہ اسے تیسری طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہو گی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے،

اس کا مفہوم مخالف مفہوم غایت طلاق ثلاثہ کے بعد زوج ثانی سے نکاح کو لازمی قرار دیتا ہے۔49

۱۲۔ بلا عذر ازدواجی تعلق کو ترک کرنا:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ 50۔

تمھاری عورتیں تمھارے لیے کھیتی ہیں، سو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آئو۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ ابو حیان اندلسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔51

وفی لفظة حرث لكم دليل على انه القبل لا الدبر۔۔۔ وفيها دليل على النہی عن امتناع وطئ النساء لان المزدرع اذا ترک ضاع ودليل على اباحة الوطء لطلب النسل والولد۔

اس میں موضع حرث کے علاوہ دبر میں قضاء شہوت کی ممانعت ہے، بیوی کے ساتھ ترک مجامعت کی نہی ہے، طلب اولاد کی نیت سے وطی مستحب ہے۔

۴۔ خلاصہ:

خلاصہ یہ ہے کہ مفہوم مخالف استنباط مسائل کا ذیلی مصدر رہے جس کی اہمیت و حجیت پر اکثر اہل علم کا اتفاق ہے، بعض حضرات کے بقول مفہوم مخالف صرف کلام شارع میں حجت ہوتا ہے اس لئے کہ شارع سے کسی قسم کے ذہول کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، مفہوم مخالف کی متعدد و متنوع اقسام ہیں ۔ اہل علم نے اس کو شریعت کے ان گنت مسائل کی بنیاد بنایا ہے۔ طلاق عائلی و ازدواجی زندگی کا ایک اہم باب ہے جس کو قرآن کریم نے متعدد مقامات پر موضوع بحث بنا کر گفتگو کی ہے۔ طلاق سے مفہوم مخالف کی بنیاد پر مستنبط چند مسائل سورۃ بقرہ کی آیات کی روشنی میں تحریر کئے گئے ہیں، جو مفہوم مخالف کی بطور مصدر اہمیت اور تفسیر القرآن بالقرآن کی نئی جہت کو واضح کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1 ۔الکیسی،بشیر مھدی :مفاھیم الألفاظ ودلالتها عند الأصولیین،(بیروت:دار الفکر،س،ن)،۵۔

al-Kaysī, Bashīr Mahdī: Mafāhīm al-Alfāẓ wa Dalālatuhā ʻinda al-Uṣūliyyīn, (Bayrūt: Dār al-Fikr, s.n.), ṣafah 5.

2 ۔القزوینی،احمد بن فارس :معجم مقا ییس اللغه ،(بیروت :دار الفکر،الطبعة،۱۹۷۹) ،۵۵/۲۔وایضاً: ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم:لسان العرب ،(بیروت:دار صادر)،۴۴۹/۱۲ ۔

al-Qazwīnī, Aḥmad bin Fāris: Muʻjam Maqāyīs al-Lughah, (Bayrūt: Dār al-Fikr, ṭabʻah, 1979), 2/55.Wa aiḍan: Ibn Manẓūr, Jamāl ad-Dīn Muḥammad bin Mukarram: Lisān al-ʻArab, (Bayrūt: Dār Ṣādir), 12/449.

3 ۔انیس ابراہیم:المعجم الوسیط،(مجمع اللغة العربیة:مکتبة الشروق الدولیه،)،۳۰۰۔

Anīs Ibrāhīm: al-Muʻjam al-Wasīṭ, (Majmaʻ al-Lughah al-ʻArabiyyah: Maktabat ash-Shurūq ad-Duwaliyyah), ṣafah 300.

4 ۔آمدی ،علی بن ابی علی: الاحکام فی اصول الاحکام ،(بیروت:دار الکتب العلمیه ، ۱۴۲۴ھ،)،۶۳/۳۔

Āmidī, ʻAlī bin Abī ʻAlī: al-Aḥkām fī Uṣūl al-Aḥkām, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 1424H), 3/63

5 ۔البغدادی، احمد بن علی بن برھان :الوصول الی الاصول،(الریاض:مکتبة المعارف، ۱۴۰۳ھ)،۳۳۵/۱۔ الشافعی، عبد الرحیم بن الحسن : نهایة السول فی شرح منهاج الاصول، (بیروت:عالم الکتب ،)،۲۰۵۔

al-Baghdādī, Aḥmad bin ʻAlī bin Burhān: al-Wuṣūl ilā al-Uṣūl, (ar-Riyāḍ: Maktabat al-Maʻārif, 1403H), 1/335.ash-Shāfiʻī, ʻAbd ar-Raḥīm bin al-Ḥasan: Nihāyat as-Sūl fī Sharḥ Minhāj al-Uṣūl, (Bayrūt: ʻĀlam al- Kutub), ṣafah 205

6۔الجیزانی،محمد بن حسین:معالم اصول الفقه،(بیروت:دار ابن الجوزی)،۴۵۸۔

al-Jīzānī, Muḥammad bin Ḥusayn: Maʻālim Uṣūl al-Fiqh, (Bayrūt: Dār Ibn al-Jawzī), ṣafah 458.

7۔ایضا

I..B.I.D

8 ۔آپ کا نام احمد والد کا نام عبد الحلیم ہے،کنیت ابو العباس المعروف بابن تیمیہ،تیمیہ آپ کے خاندان میں کسی کی والدہ کا نام تھا جو متقیہ عالمہ فاضلہ تھی اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو بھی ابن تیمیہ کہا جاتا ہے۔ آپ کے شاگردوں میں ابن قیم اور ابن کثیر جیسے اہل علم شامل ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف میں فتاوی ابن تیمیہ،الصارم المسلول، منہاج السنہ اور اقتضاء الصراط المستقیم شامل ہیں۔(ابو زہرہ، محمد، مترجم:ندوی، رئیس احمد جعفری:حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ،(لاہور:المکتبۃ السلفیہ، طبع ثانی،۱۹۷۱ء)،۵۱۔)

Abū Zahrah, Muḥammad, mutarjim: Nadwī, Ra'īs Aḥmad Jaʻfarī: Ḥayāt Shaykh al-Islām Ibn Taymiyyah, (Lāhaur: al-Maktabah as-Salafiyyah, ṭabʻ-e-sānī, 1971), ṣafah 51.

9۔الجیزانی،محمد بن حسین:معالم اصول الفقه،۴۵۸۔

al-Jīzānī, Muḥammad bin Ḥusayn: Maʻālim Uṣūl al-Fiqh, (Bayrūt: Dār Ibn al-Jawzī), ṣafah 458.

10 ۔ایضا،۴۵۷۔

I.B.I.D, ṣafah 457

11 ۔الدکتور، محمد الکتانی:موسوعة المصطلح فی التراث العربی،(بیروت:دار الکتب العلمیه۔الطبعة الاولی،۲۰۱۴ء)،۱۷۴۸۔

al-Kattānī, ad-Dr. Muḥammad: Mawsū'at al-Muṣṭalaḥ fī at-Turāth al-'Arabī, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, al-ṭab'ah al-ūlā, 2014), ṣafah 1748.

12 ۔الشوکانی، محمد بن علی: ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول،(الریاض: دار الفضیلة للنشر والتوزیع، الطبعة الاولی ۲۰۰۰ء)،۱/۷۷۶۔

ash-Shawkānī, Muḥammad bin 'Alī: Irshād al-Fuḥūl ilā Taḥqīq al-Ḥaqq min 'Ilm al-Uṣūl, (ar-Riyāḍ: Dār al-Faḍīlah li-n-Nashr wa at-Tawzī', al-ṭab'ah al-ūlā, 2000), 1/776.

13 ۔الکتانی، الدکتور محمد :موسوعة المصطلح فی التراث العربی،۸۵٦۔

al-Kattānī, ad-Dr. Muḥammad: Mawsū'at al-Muṣṭalaḥ fī at-Turāth al-'Arabī , ṣafah 856.

14 ۔ ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد:التحریر والتنویر،،(تونس:الدار التونسیه للنشر،۱۹۸۴ء)،۲/۱۸۴۔

Ibn 'Āshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, (Tūnis: ad-Dār at-Tūnisiyyah li-n-Nashr, 1984), 2/184.

15 ۔سورة المؤمن، ۴۰ :۴۔

Sūrat al-Mu'min, 40:4

16 ۔ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد:التحریر والتنویر، ۲۴/۸۲۔

Ibn 'Āshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, 24/82.

17 ۔الکتانی، الدکتور محمد: موسوعة المصطلح فی التراث العربی،۳۰۴۵۔

al-Kattānī, ad-Dr. Muḥammad: Mawsū'at al-Muṣṭalaḥ fī at-Turāth al-'Arabī , ṣafah 3045

18 ۔النمله، عبدالکریم بن علی:المهذب فی علم اصول الفقه المقارن،(الریاض:مکتبة الرشد،الطبعة الاولی ۱۹۹۹ء)، ۱۷۷۷۔

an-Namlah, 'Abd al-Karīm bin 'Alī: al-Muhadhdhab fī 'Ilm Uṣūl al-Fiqh al-Muqāran, (ar-Riyāḍ: Maktabat ar-Rushd, al-ṭab'ah al-ūlā, 1999), ṣafah 1777.

19 ۔المرودی،علی بن سلیمان :تحریر المنقول و تهذیب الاصول،(دولة قطر:ادارة الشؤن الاسلامیه،۲۰۱۳ء)،۲۵۵۔

al-Mardāwī, 'Alī bin Sulaimān: Taḥrīr al-Manqūl wa Tahdhīb al-Uṣūl, (Dawlat Qaṭar: Idārat ash-Shu'ūn al-Islāmiyyah, 2013), ṣafah 255

20 ۔سورة الحجرات، ۴۹:۱۲۔

al-Qur'ān: Sūrat al-Ḥujurāt, 49:12

21 ۔ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد:التحریر والتنویر،۲۵۳/۲٦۔

Ibn 'Āshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, 26/253

22 ۔الکتانی، ا لدکتور محمد :موسوعة المصطلح فی التراث العربی،(بیروت:دار الکتب العلمیه۔الطبعة الاولی،۲۰۱۴ء)، ۱۳۴٦۔

al-Kattānī, ad-Dr. Muḥammad: Mawsū‘at al-Muṣṭalaḥ fī at-Turāth al-‘Arabī , ṣafah 1346

23 ۔ ایضا

I.B.I.D

24 ۔ سورۃ البقرۃ،۲:۲۳۴۔

Sūrat al-Baqarah, 2:234

25 ۔ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد:التحریر والتنویر،۴۴۶/۲۔

Ibn ‘Āshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, 2/446

26 ۔ سورۃ النور،۲۴:۲۔

Sūrat an-Noor 24:2

27 ۔ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد:التحریر والتنویر،۴۴۶/۲۔

Ibn ‘Āshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, 2/446

28 -الکتانی،ا لدکتور محمد: موسوعة المصطلح فی التراث العربی،۱۴۱۔

al-Kattānī, ad-Dr. Muḥammad: Mawsū‘at al-Muṣṭalaḥ fī at-Turāth al-‘Arabī, ṣafah 141

29 ۔ سورۃ البقرۃ،۲:۲۲۹۔

Sūrat al-Baqarah, 2:229

30 ۔ سورۃ البقرۃ،۲:۲۲۶۔

Sūrat al-Baqarah, 2:226

31 ۔القرطبی،محمد بن احمد ا:الجامع لاحکام القرآن،(بیروت:مؤسسة الرسالة۔الطبعة الاولی،۲۰۰۶ء)،۲۳/۵۔

al-Qurṭubī, Muḥammad bin Aḥmad: al-Jāmi‘ li-Aḥkām al-Qur’ān, (Bayrūt: Mu’assasat ar-Risālah, al-ṭab‘ah al-ūlā, 2006), 5/23.

32 ۔ابن کثیر، ابوا الفداء اسماعیل بن عمر:تفسیر القرآن العظیم،(دار طیبة،سنة النشر،۱۹۹۹ء)، ۶۰۵/۱۔

Ibn Kathīr, Abū al-Fidā’ Ismā‘īl bin ‘Umar: Tafsīr al-Qur’ān al-‘Aẓīm, (Dār Ṭayyibah, 1999), 1/605.

33۔ ایضا

I.B.I.D

34 ۔الرازی، فخر الدین بن ضیاء الدین:تفسیر کبیر و مفاتیح الغیب،(بیروت:دار الفکر،الطبعة الاولی ۱۹۸۱ء)،۸۸/۶۔

ar-Rāzī, Fakhr ad-Dīn bin Ḍiyā’ ad-Dīn: Tafsīr al-Kabīr wa Mafātīḥ al-Ghayb, (Bayrūt: Dār al-Fikr, al-ṭab‘ah al-ūlā, 1981), 6/88.

35 -ایضا

I.B.I.D

36 ، سورۃ البقرۃ،۲:۲۳۷۔

Sūrat al-Baqarah, 2:237

37 ۔ابو حیان، اندلسی، محمد بن یوسف:البحر المحیط فی التفسیر،(بیروت: دار الفکر ۲۰۱۰ء) ،۵۲۹/۲۔ الرازی، فخر الدین بن ضیاء الدین:تفسیر کبیر و مفاتیح الغیب،(بیروت:دار الفکر،الطبعة الاولی ۱۹۸۱ء)،۸۸/۶۔

Abū Ḥayyān al-Andalusī, Muḥammad bin Yūsuf: al-Baḥr al-Muḥīṭ fī at-Tafsīr, (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2010), 2/529. ar-Rāzī, Fakhr ad-Dīn bin Ḍiyā’ ad-Dīn: Tafsīr al-Kabīr wa Mafātīḥ al-Ghayb, 6/88.

38 ۔ سورۃ البقرہ، ۲۳۶:۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:236

39 ۔ سورۃ البقرہ، ۲۲۸:۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:228

40 ۔ سورۃ البقرہ، ۲۳۱:۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:231

41 ۔ الجکنی الشنقیطی، محمد امین بن محمد المختار: اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، (بیروت: دار عالم الفوائد)، ۱/۱۸۵۔

al-Jaknī ash-Shanqīṭī, Muḥammad Amīn bin Muḥammad al-Mukhtār: Aḍwā’ al-Bayān fī Īḍāḥ al-Qur’ān bil-Qur’ān, (Bayrūt: Dār ‘Ālam al-Fawā’id), 1/185.

42 ۔ سورۃ البقرۃ، ۲۳۱:۲

Sūrat al-Baqarah, 2:231

43 ۔ ابن عاشور، محمد طاہر بن محمد: التحریر والتنویر، ۲/۴۲۳۔

Ibn ‘Āshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, 2/423

44 ۔ سورۃ البقرہ، ۲۳۲:۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:232

45 ۔ سورۃ البقرۃ، ۲۲۹:۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:229

46 ۔ ابن عاشور محمد طاہر بن محمد، التحریر والتنویر، ۲/۴۴۶۔

Ibn ‘Āshūr, Muḥammad Ṭāhir bin Muḥammad: at-Taḥrīr wa at-Tanwīr, 2/446

47 ۔ سورۃ البقرۃ، ۲/۲۲۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:222

48 ۔ سورۃ البقرۃ، ۲۳۰:۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:230

49 ۔ الجکنی الشنقیطی، محمد امین بن محمد المختار: اضواء البیان فی ایضاح القآن بالقرآن، ۱/۱۸۵۔

al-Jaknī ash-Shanqīṭī, Muḥammad Amīn bin Muḥammad al-Mukhtār: Aḍwā’ al-Bayān fī Īḍāḥ al-Qur’ān bil-Qur’ān, 1/185.

50 سورۃ البقرۃ، ۲۲۳/۲۔

Sūrat al-Baqarah, 2:223

51 - ابوحیان، محمد بن یوسف اندلسی: البحر المحیط فی التفسیر، ۲/۴۲۸۔

Abū Ḥayyān al-Andalusī, Muḥammad bin Yūsuf: al-Baḥr al-Muḥīṭ fī at-Tafsīr, , 2/428